www.KitaboSunnat.com

نغمگی اور موسیقیت کو برقرار رکھا ہے اور پوری کوشش کی ہے کہ قوافی تک یکساں رہیں۔

مجلسِ قلندرانِ اقبال:

ڈاکٹر موصوف کو اقبال سے جو عقیدت تھی وہ مندرجہ بالا سطروں سے واضح ہے۔ قیامِ پاکستان کے دوران انہوں نے "قلندرانِ اقبال" کے نام سے ایک ننھی سی جماعت بنائی تھی جس کا ہفتہ میں ایک اجلاس ہوتا تھا اور قلندر تعلیماتِ اقبال پر گفتگو کرتے تھے۔ اس مجلس میں ضربِ کلیم، بالِ جبریل، ارمغانِ حجاز (اردو حصہ) جاوید نامہ، اسرار و رموز اور بانگِ درا (چیدہ چیدہ) لفظاً لفظاً پڑھی گئیں۔ ۱۹۵۴ء کے آخر میں پاکستان سے جانے کے بعد جدّہ میں مجلسِ "قلندرانِ اقبال" کی تجدید کی۔

بین الاقوامی کلوکیم میں شرکت:

۱۹۵۸ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور میں بین الاقوامی مجلس مذاکرہ ہوئی جس میں مشرق و مغرب کے علماء و فضلاء نے شرکت کی۔ غیر مسلم مستشرقین میں بوسانی، فلیپ، کے ہتی، شاخت اور کینٹول سمتھ جیسے لوگ شریک ہوئے۔ مصر کی نمائندگی شیخ ابوزہرہ اور ڈاکٹر عبدالوہاب عزام کر رہے تھے۔ پاکستان تو مہمان نوازی کر ہی رہا تھا، مگر ڈاکٹر موصوف نے مشرق و مغرب کے درمیان حسین رابطہ قائم کیے رکھا۔ ایک اجلاس کی صدارت بھی انہوں نے کی۔ اسی اجلاس میں شام کے مندوب بہار الامیری نے امنِ عالم کے سلسلے میں پہلے فلسطین اور پھر کشمیر کا اضافہ کرتے ہوئے کہا کہ "جب تک ان امور کا فیصلہ نہیں کیا جاتا دنیا میں پائیدار امن کا قیام ناممکن ہے۔" کشمیر کا نام سننا تھا کہ بھارت کے مندوب ڈاکٹر امیر علی دکنی تلملا اٹھے اور کہنے لگے کہ "اس مذاکرہ میں ایسی باتوں کا ذکر نہیں آنا چاہیئے۔" ڈاکٹر موصوف سرد مزاج اور متین ہونے کے باوجود کہہ اٹھے کہ "اس میں کوئی قابلِ اعتراض بات نہیں۔ ہم کشمیر کا نام لیں گے اور ضرور لیں گے۔"

سفارت کے بعد:

سفارت کی ذمہ داریوں سے فارغ ہونے کے بعد وہ سعود یونیورسٹی ریاض کے قیام میں مصروف تھے اور ایک مقالہ لکھ رہے تھے جس میں اقبال اور ابوالطیب متنبی کا موازنہ کرنا چاہتے تھے اور ان دونوں شاعروں کے کلام کی خوبیاں اجاگر کرنا چاہتے تھے مگر موت کے بے رحم ہاتھوں نے یہ یادگاری کام نہ ہونے دیا اور ریاض میں ۱۳ جنوری ۵۹ء کو ان کا انتقال ہو گیا۔

تصانیف: کلامِ اقبال کے تراجم کے علاوہ ان کے کئی بیش قیمت مضامین اور کتابیں یادگار ہیں۔ مولانا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسعود عالم ندوی مرحوم جیسے عربی زبان کے ادیب کی رائے ہے کہ ڈاکٹر موصوف کا عرب کے چند چوٹی کے لکھنے والوں میں شمار ہو سکتا ہے۔ ان کی انشا کا قالب خالص عربی ہے۔ ان کی اہم کتابیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ الرحلات (دو جلد) مختلف ملکوں کی سیر و سیاحت اور اس کے تاثرات پر مشتمل سفرنامہ ہے۔

۲۔ الاوابد: متفرق مضامین کا مجموعہ ہے انداز تحریر شاعرانہ ہے۔

۳۔ ذکری ابی الطیب بعد الف عام: مشہور شاعر متنبی کی ہزار سالہ برسی (۱۳۵۶ھ) پر اس کے حالات اور کلام پر تبصرہ ہے۔

۴۔ مجالس السلطان الغوری: سلطان غوری مصر کے مملوک سلاطین کا اہم فرد تھا۔ اس کے حالات پر روشنی ڈالی ہے۔ دسویں صدی ہجری میں مصر کی تاریخ پر نہایت اہم کتاب ہے۔

۵۔ الشاہنامہ (عربی) کی تصحیح: شاہنامہ فردوسی کے ایک قدیم عربی ترجمہ کی تصحیح و تکمیل کی۔ آغاز میں فردوسی اور شاہنامہ پر مفصل مقدمہ شامل کتاب ہے۔

۶۔ التصوف و فرید الدین العطار (عطار اور ان کا تصوف)

۷۔ شرح دیوان المتنبی

۸۔ شرح کلیلہ و دمنہ

۹۔ ترجمہ چہار مقالہ

۱۰ الشوارد (ڈائری) ——— ان پر مستزاد ترکی زبان سے بعض عربی تراجم ہیں۔

تجارتی اشتہارات کیلیے

مُحدّث کا اسلامی معیشت نمبر

اپنے موضوع کی اہمیت کے پیش نظر خصوصی حیثیت کا حامل ہے۔ دورِ حاضر میں جبکہ مادہ پرستانہ نظریات اور نظامات کی بدولت انسان بے پایاں اضطراب اور الجھنوں کا شکار ہو چکا ہے۔ اسلام کا معاشی فکر تاریکیوں میں روشنی کا مینار ثابت ہوگا۔ اس لیے کوئی گھرانہ یا ادارہ معیشت نمبر سے خالی نہ رہنا چاہیے۔ یہ خاص نمبر اپنی اعلیٰ صوری اور معنوی خوبیوں کے ساتھ بہت کثیر تعداد میں شائع ہوگا (ان شاء اللہ) تاجر حضرات اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھائیں اور اسلامی معیشت نمبر میں تجارتی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواجہ عبدالمنان راز ایم اے

تعارف و تبصرۂ کتب

نام کتاب: جائزہ مدارسِ عربیہ مغربی پاکستان مرتب: (حافظ) نذر احمد

سائز: ۱۷×۲۷/۸ ضخامت: ۸۰۳ صفحات

قیمت: بائیس ۲۲ روپے ملنے کا پتہ: مسلم اکادمی ۲۹/۱۸ محمد نگر علامہ اقبال روڈ لاہور

"جائزہ مدارس عربیہ مغربی پاکستان" موضوع کے لحاظ سے ایک ایسی کتاب ہے جسے کاروباری نقطۂ نظر سے شائع کرنے کا کوئی شخص حوصلہ نہیں کرسکتا۔ بلکہ اس کام کے لیے کوئی انتہائی مخلص شخص ہی جو خود مدارس عربیہ کی ضرورت اور افادیت سے واقف ہو اور دوسروں پر اس کی افادیت واہمیت واضح کرنا چاہتا ہو، حوصلہ کرے گا۔ بالفاظ دیگر حافظ نذر احمد صاحب جیسا بے لوث انسان ہی یہ جوئے شیر لانے کے لیے تیشہ اٹھا سکتا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ایسی دستاویزی اور معلوماتی کتب سرکاری سرپرستی میں شائع ہوتیں مگر افسوس ہے کہ سرکاری سطح پر مختلف اداروں اور محکموں سے متعلق تفصیلات و معلومات تو کتب کی صورت میں شائع ہوتی رہتی ہیں بلکہ Year Book پر کثیر رقم خرچ کی جاتی ہے لیکن مدارس عربیہ کے موضوع کو ان کی معاشرتی اور دینی عظمت کے باوجود درخور اعتناء نہ سمجھا گیا، حالانکہ تاریخ شاہد ہے کہ انہی مدارس سے ایسی ایسی نامور اور نادر روزگار ہستیاں فارغ ہوکر نکلیں جنہوں نے اقطارِ عالم میں علم و فن کے چراغ روشن کیے، زندگی کے مختلف شعبوں میں حیرت انگیز انکشافات اور ایجادات کیں کہ انہی کو بنیاد بنا کر اور انہی سے رہنمائی حاصل کرکے آج اقوام علوم و فنون کے میدان میں ترقی کی منازل طے کر رہی ہیں۔

"جائزہ مدارس عربیہ" یقیناً موجودہ لادینی دور میں موضوع کے لحاظ سے ایک خشک کتاب ہے۔ کاروباری لحاظ سے خسارے کا سودا ہے لیکن اگر تحقیقی میدان میں اہل علم موضوع کی دلچسپی اور رنگینی اور مالی منفعت کو معیار قرار دے لیتے تو آج نہ دنیا کا جغرافیہ مرتب ہوتا، نہ ریاضی و شماریات کا وجود ہوتا اور نہ ہی نباتات و جمادات کے فوائد و خواص سے دنیا کو واقفیت ہوتی۔

دینی لحاظ سے مدارس عربیہ کی اہمیت کا اندازہ اس اعلیٰ ترین مقصد سے کیا جاسکتا ہے جس کی بنیاد پر یہ مدارس قائم کیے جاتے ہیں۔ وہ مقصد کتاب کے مرتب کے الفاظ میں یوں ہے:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ